بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۲۰

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ڈیڑھ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۱۰ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ ۲۶ احسان ۱۳۴۸ ہش ۲۶ جون ۱۹۶۹ء	نمبر ۱۴۶

اخبار احمدیہ

۔۔ مری ۲۴ احسان بوقت ۳½ بجے بعد دوپہر۔ بذریعہ فون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے ہیں۔

۔۔ لاہور ۔۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ۲۱ احسان کو لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ جہاں آپ قریباً ایک ماہ قیام فرمائیں گی۔ اس دوران میں آپ کی ڈاک کا پتہ حسب ذیل ہوگا۔

معرفت ڈاکٹر کرنل ایم۔ ایم۔ احمد ۱۴۱۔ سینسر روڈ۔ لاہور چھاؤنی

احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی سچی اور حقیقی عبادت کرے

حقیقی عبادت کا آٹھواں تقاضا یہ ہے کہ انسان محض رضائے الٰہی کی خاطر دنیوی تدابیر اختیار کرے

نواں تقاضا یہ ہے کہ محاسبہ کے ذریعہ اصلاح کرنے کی کوشش کی جائے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۵ شہادت ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۵ اپریل ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔ اے

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے یہ آیات تلاوت فرمائیں۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّٰریٰت آیت)

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ (البیّنہ آیت ۶)

پھر فرمایا:۔

مَیں نے پچھلے

دو خطبات

میں بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس غرض کے لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی سچی اور حقیقی عبادت کرے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ سے بھی اور کامل اور مکمل شریعت لانے والے خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بھی انسان کو صرف ایک ہی بنیادی حکم دیا اور وہ یہ ہے کہ انسان صرف اس کی عبادت کرے۔

اسلام نے قرآن کریم میں ہمیں یہ بتایا ہے کہ عبادت کے یہ معنے نہیں کہ انسان دنیا سے علیحدہ ہو جائے اور بظاہر خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے بلکہ

حقیقی عبادت کے بہت سے تقاضے ہیں

اور یہ ضروری ہے کہ انسان سب تقاضوں کو پورا کرنے والا ہو۔ عبادات الٰہی جو ذمہ داریاں انسان پر عائد کرتی ہے ان ذمہ داریوں کو نباہنے والا ہو جیسا کہ مَیں نے بتایا تھا یہ مضمون

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ

کے فقرہ میں بیان ہوا ہے یعنی صرف عبادت کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ یہ کہ کر عبادت کا حکم دیا گیا ہے کہ عبادت کرو اور دین کو اس کے لئے خالص کرو تب عبادت کے تقاضے پورے ہوں گے۔ عبادت کے سات تقاضوں کے متعلق مَیں پچھلے دو خطبات میں بیان کر چکا ہوں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

دین کے آٹھویں معنی

تدبیر کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم میری عبادت کا حق ادا نہیں کرسکوگے اگر تمہاری تمام تدابیر خالصتہً میرے لئے نہ ہوں۔ اس سے ہمیں پہلی بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ اسلام نے تدابیر کو نہ صرف جائز قرار دیا ہے بلکہ تدبیر کو عبادت کا ایک حصہ بنا دیا ہے۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جانے اور پھر یہ سوچنے یا یہ کہنے کو بُرا سمجھا ہے کہ جو خدا چاہے گا وہ ہو جائے گا جس کا حقیقتاً یہ مطلب ہوتا ہے کہ اگر ہم تدبیر کریں تو پھر ہماری مرضی چلے گی۔ جو خدا چاہے گا وہ نہیں ہوگا۔ ایک سیکنڈ کے لئے بھی ہم یہ تصور اپنے دماغ میں نہیں لا سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تدبیر ضرور کرو ہو گا وہی جو خدا چاہے گا لیکن تم پر یہ فرض ہے کہ تم جائز تدابیر سے کام لو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی نعمتوں سے کام نہیں لیتا وہ اللہ تعالیٰ کا ناشکرا اور اس کا کفر کرنے والا ہے۔ اور وہ شرک میں ملوث ہے تو مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ کے اس فقرہ میں دین بمعنی تدبیر یہ مضمون بیان کرتا ہے کہ جائز تدبیر ضرور کرنی ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے

کہ تم جو بھی تدبیر کرو اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص ہو۔ اسے تم عبادت کا حصہ بناؤ۔ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو اپنے کمال پر پہنچنے کی وجہ سے (اگر مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ پر عمل کیا جائے) تو ہر دنیوی تدبیر کو عبادت کا رنگ دے دیتا ہے۔

ایک شخص اپنے گھر کے کمروں میں روشندان بناتا ہے وہ یہ نیت بھی کرسکتا ہے کہ ہوا آئے گی، روشنی آئے گی، دھوپ آئے گی مجھے دنیوی فائدہ حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اس نیت کی بجائے یہ نیت کیا کرو کہ کان میں اذان کی آواز آئے گی۔ وقت پر باجماعت نماز کے لئے پہنچ جاؤں گا۔ تو یہ اس روشن دان کی تدبیر اخلاص کے اس پہلو کی وجہ سے عبادت بن جائے گی۔ روشن اسی طرح دھوپ دے گا۔ کوئی فرق نہیں پڑیگا۔ گرم اور گندی ہوا اسی طرح باہر نکل جائے گی۔ روشنی بھی اسی طرح آئے گی لیکن یہ تدبیر عبادت بن جائے گی۔ کیونکہ تم نے نیت یہ کی کہ اذان کی آواز سننے کے لئے میں نے ایک راستہ رکھا ہے۔

انسان کے محبت کے تعلقات

طبعی طور پر بعض دوسرے انسانوں سے ہوتے ہیں، بیوی سے، بچوں سے بھائی بہنوں سے، بڑے گہرے دوستوں سے محبت اور اخوت کا تعلق ہوتا ہے۔ یہ تعلق سارے انسان ہی ایک دوسرے سے قائم کرتے ہیں۔ لیکن جو سچا اور حقیقی عبد نہیں، حقیقی مسلمان نہیں وہ ان تعلقات کو محض ایک دنیوی تدبیر سمجھتا ہے۔ بیوی کو خوش کرنے کے لئے وہ بہت سی باتیں کرتا ہے۔ وہ چھوٹی عمر کے بچوں کو خوش کرنے، ان کو بہلانے اور انہیں کھیل کود میں مصروف رکھنے کے لئے بہت سی باتیں کرتا ہے۔

ایک بادشاہ کا قصہ مشہور ہے

ایک دن وزیر اس کے کمرہ میں آیا اور یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ بادشاہ کا بیٹا اس کی پیٹھ پر سوار ہے اور وہ گھوڑا بنا ہوا ہے۔ ہمارے ملک میں بھی بچوں میں یہ رواج ہے کہ ایک گھوڑا بن جاتا ہے اور دوسرا سوار) وہ انسان تھا بادشاہ ہوا تو کیا۔ اس کے دل میں وہی جذبات تھے وہ اپنے بچے کو کھیل میں مصروف رکھنا چاہتا تھا۔

غرض اپنے بچے کے لئے گھوڑا بننا عبادت بھی ہو سکتی ہے اگر نیت یہ ہو کہ میں اپنی اولاد کے دل میں ان کی چھوٹی عمر میں ہی یہ بات گاڑ دینا چاہتا ہوں کہ میرے اندر کوئی خوبی نہیں۔ میں خدا کا ایک عاجز انسان ہوں۔ کسی برتری کا احساس اس کے اندر نہ ہو۔ اس نیت کے ساتھ وہ اپنے بچوں کے ساتھ کھیل رہا ہو۔ تو وہ عبادت بن جائے گی۔ گھوڑا بننا بھی خدا تعالیٰ کو بڑا پیارا لگے گا۔ لیکن خلوصِ نیت ہونا چاہیئے

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بعض احادیث میں آتا ہے

کہ جب آپؐ کے بچے آپ کے پاس آتے تھے تو آپؐ کھڑے ہو جاتے تھے اور کھڑے ہو کر ملتے تھے۔ اب ایک ایسا وجود (صلعم) کہ ساری دنیا اس کے دروازے پر کھڑے رہنے میں فخر محسوس کرے۔ یہ اس کی بے نفسی خدا کے لئے تھی اور یہ سبق سکھانے کے لئے تھی کہ اگر میں تمہیں کھڑے ہو کر ملتا ہوں تو پھر وہ کونسی ہستی ہے کہ اس کے پاس کوئی ملنے کے لئے آئے اور وہ اس سے کھڑے ہو کر نہ ملے۔ تو عاجزانہ راہوں کی نشاندہی کے لئے جو بزرگ اس قسم کے کام کرتے ہیں، وہ محض دنیوی محبت نہیں ہوتی بلکہ خدا کے لئے اپنے دین کو، اپنی تدبیر کو وہ خالص کر رہے ہوتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم

تمہیں ایک راستہ ایسا بتاتے ہیں

کہ تم تمام جائز دنیوی تدابیر کو دینی رنگ دے سکتے ہو۔ اور میری رضا کو ان کے ذریعہ سے حاصل کر سکتے ہو۔ لیکن جو شخص تدبیر میں خلوصِ نیت کے تقاضا کو پورا نہیں کرتا وہ خدا کو راضی نہیں کر سکتا۔ ہر کام میں مقصد یہ ہو کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ کام کرنا ہے نکما نہیں بیٹھنا۔ لیکن کام اس نیت سے کرنا ہے کہ میں خدا کو راضی کرنا چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ

مجھے نیچے پھیلا ہوا ہاتھ پسند نہیں

جو ہاتھ اوپر ہے یعنی دینے والا ہاتھ وہ مجھے پسند ہے۔ جو منگتا ہاتھ ہے وہ مجھے پسند نہیں۔

ایک شخص ایک کلہاڑی اور رسّی لیتا ہے۔ اس کے مخلص دوست اسے ہر چیز مفت دینے کو تیار ہیں لیکن وہ کہتا ہے نہیں مجھے ایک کلہاڑی اور ایک رسی مہیا کر دیں اور وہ بھی مفت نہیں لوں گا بطور قرض دے دیں کیونکہ مجھے قرض کی ضرورت ہے۔ میں خود کماؤں گا اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہوں گا۔ اس کا لکڑیاں کاٹنا اور ان کا گٹھا بنا کے بازار میں لے جا کر بیچنا یہ ایک عام تدبیر نہیں جو محض دنیا کے لئے اور پیٹ کی خاطر کی جاتی ہے بلکہ یہ ایک ایسی تدبیر ہے کہ اس کے بجالانے میں ہر حرکت اور سکون خدا کو بڑا پیارا ہے۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم میں سے جن لوگوں نے

خدا کی رضا کے لئے

قرض لے کر ایک رسی کا ٹکڑا اور کلہاڑی لی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے قیصر و کسریٰ کے خزانے ان کے قدموں میں لا ڈالے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ انہوں نے رزق کمانے میں خدا کے لئے خلوصِ نیت کا جو مظاہرہ کیا تھا وہ خدا تعالےٰ کو کتنا پیارا لگا چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنی تدبیر کی اور کہا کہ رزق کی کمائی میں تم نے اپنی تدبیر کو مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْن کی روشنی میں کیا ہے۔ مجھے تمہاری یہ تدبیر پسند آئی ہے۔ قیصر و کسرےٰ نے تو جائز اور ناجائز وسائل سے دولت کو جمع کیا تھا۔ لیکن میں جائز طریق پر وہ ساری دولت لاکر تمہارے قدموں پر رکھ دیتا ہوں۔

پس عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکتا جب تک انسان دنیوی تدابیر نہ کرے۔

تدبیر کرنا ضروری ہے

لیکن جب کوئی تدبیر کرے تو دنیا کی خاطر نہ کرے بلکہ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْن کی روشنی میں کرے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کوئی تدبیر کسی دوسرے انسان کے خلاف نہیں ہوگی۔ کوئی تدبیر کسی انسان کو بے عزت کرنے کے لئے نہیں ہوگی۔ کوئی تدبیر کسی انسان کے جذبات کو مجروح کرنے کے لئے نہیں ہوگی کہ جو حفاظت اللہ نے اسے دی ہے۔ اس حفاظت کو وہ توڑنے والی ہو۔ میں اس وقت زیادہ تفصیل میں نہیں جا سکتا۔ سینکڑوں باتیں ہیں جن کا قرآن کریم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپؐ کے اسوہ سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْن کے گروہ کی کوئی تدبیر ایسی نہیں ہوتی۔ جس کے متعلق ہم کہہ سکیں کہ وہ معاشرے میں فساد پیدا کرنے والی، حقوق تلف کرنے والی، اتہام لگانے والی جذبات کو ٹھیس پہنچانے والی وغیرہ ہو۔ ایسی کوئی تدبیر نہیں ہوگی۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تدبیر کرو۔ مگر مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْن ہو کر کرو۔ پھر کوئی تدبیر ایسی نہیں ہوگی جس میں

شرک کی ملاوٹ

ہو۔ پھر جس نے اپنی تدبیر خدا کی رضا کے لئے کی۔ وہ اس تدبیر پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔ اس کی تدبیر اگر ناکام ہو جائے تو وہ خدا سے کوئی شکوہ نہیں کر سکتا۔ اگر اس کی تدبیر کے نتیجہ میں کسی کو دُکھ پہنچ جائے۔ تو اس سے وہ خوش نہیں ہو سکتا۔ بعض دفعہ انسان کا ارادہ کسی کو دُکھ پہنچانے کا نہیں ہوتا۔ لیکن ناسمجھی کی وجہ سے یا لاعلمی کی وجہ سے کوئی ایسی تدبیر کرتا ہے جس سے کسی اور کو دُکھ پہنچ جاتا ہے۔ ایسے وقت میں یہ شخص خوش نہیں ہوتا بلکہ انتہائی طور پر رنجیدہ ہوتا ہے۔

دلی جذبات کے ساتھ اس سے معذرت

کرتا اور اس سے معافی مانگتا ہے کہ میں نے تو کبھی ارادہ نہیں کیا تھا کہ آپ کو تکلیف پہنچے۔ اپنی سوچ کے مطابق ایک جائز تدبیر کی تھی۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو نقصان پہنچ گیا۔

ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اگر تدابیر مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْن کی ہدایت کے ماتحت ہوں تو

ہر شخص دوسرے کا خادم بن جاتا ہے

کسی شخص کو دوسرے سے خطرہ نہیں رہتا۔ امن کا ایک ایسا حسین معاشرہ قائم ہو جاتا ہے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ اتنی اعلیٰ اور احسان کرنے والی تعلیم دی ہے کہ صرف میری عبادت کرو۔ عبادت کے حقوق ادا کرو۔ ان میں سے ایک یہ حق ہے کہ تمہاری کوئی تدبیر ایسی نہ ہو جس میں اللہ کے لئے خلوصِ نیت نہ ہو۔

دین کے نویں معنے حساب یا محاسبہ کے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

حقیقی عبادت کا قیام

محاسبہ کا تقاضا کرتا ہے۔ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْن کے مطابق محاسبہ کے طریق کو اختیار کئے بغیر انسان حقیقی عبادت کر نہیں سکتے ایک تو محاسبہ نفس ہے۔ انسان اپنے نفس کا حساب لیتا ہے اور اسے لینا چاہیئے اور محاسبہ کے نتیجہ میں اسے علیٰ وجہ البصیرت علم حاصل ہوتا ہے۔ یعنی اس کا علم ظنی نہیں ہوتا۔ بلکہ یقینی ہوتا ہے ہم دن رات

اپنے نفس کا محاسبہ

کرتے ہیں۔ رات کیسے گزاری دن کیسے گزارا۔ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْن میں جن دیگر تقاضوں کا ذکر ہے۔ وہ ہم نے پورے کئے ہیں یا نہیں۔ اس طرح آدمی سوچتا ہے تو اس کی غلطیاں سامنے آتی ہیں۔ پھر وہ ان کو دور کرتا ہے۔ کسی کو تکلیف پہنچائی ہوتی ہے۔ تو اس کا تدارک کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اگر تم عبادت کا حق ادا کرنا چاہتے ہو تو خلوصِ نیت کے ساتھ تمہیں محاسبہ کرنا پڑے گا۔

پھر قرآن کریم کے دوسرے مقامات اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپؐ کے اسوہ سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اس حساب یا

اس محاسبہ کے کیا کیا تقاضے ہیں

اس کی آگے بڑی لمبی تفصیل آجاتی ہے۔ میں نے کہا ہے کہ اس ذمہ داری کے نتیجہ میں یقینی علم حاصل کرنا پڑتا ہے۔ اور یقینی علم حاصل کرنے سے ظن اور محض ڈھکوسلہ باقی نہیں رہتا۔

ہم اس کے نئے جو موٹا استدلال کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ تو علّام الغیوب ہے۔ کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ وہ دل کے پوشیدہ خیالات سے بھی واقف ہے۔ انسان خود اپنے

اعمال اور خیالات

کو بھول جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ ان کو نہیں بھولتا۔ وہ اس کے سامنے ہوتے ہیں۔ انسان اپنے نفس کا اپنے خیالات کا اپنے فکر اور تدبیر کا بسا اوقات یقینی علم نہیں رکھتا۔ حتیٰ کہ

چھوٹے چھوٹے اعمال بھی حافظے سے نکل جاتے ہیں۔ مثلاً آپ میں سے کسی سے پوچھا جائے کہ آج سے دس دن پہلے دوپہر کے وقت تم نے کیا کھایا تھا تو میرے خیال میں کوئی بھی صحیح جواب نہیں دے سکے گا۔ غرض ہم اپنے عمل بھی یاد نہیں رکھتے۔ ہمارے دل میں جو خیالات آتے ہیں، وساوس پیدا ہوتے ہیں یا ہوائے نفس جو ذلیل خواہشات پیدا کرتا ہے وہ ہمیں بھول جاتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کو تو نہیں بھولتے۔ کیونکہ وہ وہ ہستی ہے جس کا علم کامل ہے جسکے علم نے ہر شیٔ کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اور اس علمِ کامل کی بناء پر وہ محاسبہ کرتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان نے محاسبہ کرنا ہو تو جہاں تک اس کے بس میں ہو وہ یقینی علم پر قائم ہو اس کے بغیر محاسبہ ہو ہی نہیں سکتا۔ نہ اپنے نفس کا نہ غیر کا۔ تو

اللہ تعالیٰ نے انسانی ذہن کو ایسا بنایا ہے

کہ وہ جو چیز یاد رکھنا چاہے اور اس کی طرف توجہ کرے کہ مَیں یہ چیز نہیں بھولوں گا وہ چیز نہیں بھولتا باقی چیزیں بھول جاتا ہے۔ خواب میں بھی یہی ہوتا ہے۔ ابھی چند دن ہوئے مَیں خواب دیکھ رہا تھا ایک بڑی مسجع اور مقفّی عبارت چھوٹے چھوٹے فقروں میں ہے جو کسی جماعت کی تعریف میں کہے گئے ہیں اور مَیں اُونچی آواز سے پڑھ کر سُنا رہا ہوں اور مجھے بڑا لطف آ رہا ہے کیونکہ وہ ساری عبارت بہت عجیب ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ الٰہی تصرّف نے لکھوائی ہے۔ جس نے بھی لکھوائی ہے خواب میں یہ خیال نہیں کہ یہ کس نے لکھی ہے جسے مَیں پڑھ کر سُنا رہا ہوں۔ کچھ لوگ میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں جو اس کے مخاطب ہیں۔ اور جس وقت مَیں اس فقرہ پر پہنچا "تمہارا دامن فخر تہی ہے" تو خواب میں ہی مَیں نے کہا۔ یہ بڑا لطیف فقرہ ہے مَیں اسے نہیں بھولوں گا۔ اور جب میری آنکھ کُھلی تو مَیں باقی سارے فقرے بھول گیا تھا لیکن یہ فقرہ نہیں بھولا۔ مَیں نے اسی وقت اسے لکھ لیا۔ یعنی تمہارے دامن میں فخر و مباہات سے کوئی چیز نہیں ہے فخر و مباہات سے تم بالکل پاک ہو۔

غرض انسان کا ذہن اللہ تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ اگر وہ توجہ کرے اور ارادہ کرے تو وہ چیزیں نہیں بھولتا۔ تو اس مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ میں جو یہ تقاضا کیا گیا ہے کہ تم نے بہت سے محاسبے کرنے ہیں اس میں یہ بھی تقاضا ہے کہ وہ باتیں جن کو محاسبہ کے ساتھ تعلق ہو ان کی طرف تمہیں توجہ دینی پڑے گی اور ارادہ کرنا پڑے گا کہ تم ان کو یاد رکھو۔

ہم گھر میں اپنے بچّوں کا محاسبہ کرتے ہیں۔ لیکن

بعض ماں باپ اپنے بچّوں کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے

جب انہیں کوئی غیر آکر کہتا ہے کہ مَیں تمہیں اپنے ذاتی مشاہدہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ تمہارے بچّے کو بُری صُحبت کی وجہ سے گندی گالی دینے کی عادت پڑ گئی ہے۔ اب غیر نے تو سُن لیا اُس کی اس طرف توجہ ہو گئی۔ لیکن اس کا باپ بڑے آرام سے کہہ دیتا ہے کہ مَیں نے تو کبھی اس کے مُنہ سے گالی نہیں سُنی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری جو ذمّہ داری حساب کی تھی، محاسبہ کی تھی جس کے بغیر قرآنی تعلیم کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی سچّی اور حقیقی عبادت نہیں ہو سکتی۔ تم نے اُس کے تقاضے کو پُورا نہیں کیا اور خود کو تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى پر عمل کرنے کا اہل نہیں بنایا۔

مَیں بتا رہا تھا کہ اصل تو اللہ تعالیٰ کا محاسبہ ہے کیونکہ ہر چیز کا اس نے احاطہ کیا ہوا ہے۔ اس کے محاسبہ کے متعلق احادیث میں مختلف الفاظ آئے ہیں۔ حدیث میں ہے مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ اور مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ عُذِّبَ (مختلف روایتیں ہیں) یعنی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے جس کا حساب لینا شروع کر دیا وہ سمجھ لے کہ اس کو سزا مل گئی۔ ورنہ اللہ تعالیٰ جن کو معاف کر دیتا ہے ان کو کہہ دیتا ہے جاؤ تم سے نہیں پوچھتے۔ اُس کے علم سے تو ایسے شخص کی کمزوریاں چھپی ہوئی نہیں ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ کو پُورا علم ہوتا ہے کہ اس نے یہ گناہ کئے اور یہ غفلتیں اور یہ کوتاہیاں کیں۔ جو ذمّہ داریاں نباہنی چاہئیں تھیں نہیں نباہیں۔ لیکن اس کی رحمت اپنے بندے کے لئے جوش میں آتی ہے وہ کہتا ہے کہ تم نے بعض ایسے کام بھی کئے جن سے مَیں تم سے خوش ہؤا۔ جاؤ کوئی حساب نہیں۔

پس اس حدیث کی رُو سے قیامت والے دن جس کا اللہ تعالیٰ نے حساب لینا شروع کر دیا وہ ہلاک ہو گیا۔ حساب کی تو اسے ضرورت نہیں۔ اس کا تو علم کامل ہے۔ خدا تعالیٰ دوسروں کو بتانا چاہتا ہے کہ مَیں اس کو پکڑ رہا ہوں، اس کی گرفت کر رہا ہوں۔

صفتِ علیم کا ایک مظاہرہ ہے

انسان علّام الغیوب تو نہیں بن سکتا سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ خود اُسے غیب کا کچھ علم دے دے۔ لیکن انسان اپنی قوت اور استعداد کے مطابق خدا تعالیٰ کی صفتِ علیم سے متّصف ہو سکتا ہے پُوری طرح تو کوئی بھی علیم نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا کا دُنیا میں کوئی مثیل نہیں ہے اس کی ہستی بے نظیر ہے۔ وہ احد ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں یہ بھی حکم ہے کہ "تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ" کہ ایک حد تک تم اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی صفات پیدا کر سکتے ہو اور تمہیں پیدا کرنی چاہئیں۔ تو اس کی صفتِ علیم بھی ہمیں اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے ورنہ ہم یہ ذمّہ داری ادا نہیں کر سکتے۔ اس کے نباہنے کے پھر آگے طریق ہیں لیکن انسان کے علم میں ہونا چاہیئے۔ مثلاً بچّے کی اچھی بُری عادتیں علم میں ہونی چاہئیں۔ بعض ماں باپ بچّے پر بڑی سختی کرتے ہیں۔ وہ اُن سے اپنی عادتیں چھپانے لگ جاتا ہے اور یہ اس کے لئے ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے۔ باپ کو تو دراصل بچّوں کا گھوڑا ہی بننا چاہیئے۔ اس کی ساری ذمّہ داری جو اُٹھانی ہے۔ جس بچّے کے ساتھ باپ اس قسم کا بے تکلّف ماحول پیدا کرے گا جس طرح بادشاہ نے پیدا کیا تھا کہ اپنے بچّے کو پیٹھ پر بٹھا لیا اور کمرے میں دوڑ رہے ہیں اس صورت میں بچّہ کوئی چیز نہیں چھپائے گا۔ اور جب ظاہر کرے تب ہی تو وہ اس کا حساب بھی لے سکے گا نا! یعنی محاسبہ کر سکے گا۔ کہ یہ اس کے اندر بُری چیز ہے اس کو اب روکنا چاہیئے۔ یہ اس کے اندر اچھی چیز ہے لیکن ابھی پُوری طرح نمایاں نہیں ہوئی اس لئے اس کو

اجاگر کرنے کے لئے

اُسے کوشش کرنی چاہیئے۔

پھر اور ہزار قسم کے محاسبے ہیں۔ محاسبہ حکومت بھی کرتی ہے۔ یہ تو اس کی ذمہ داری ہے لیکن

"کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ"

{بخاری کتاب الوصایا باب تاویل قولہ من بعد وصیّۃٍ یوصی بھا الخ۔}

راعی بننے کے لئے

محاسبہ کرنے کی صفت اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے

جس کے لئے علم ہونا بڑا ضروری ہے۔ یہ جو کہتے ہیں کہ

"محتسب را درون خانہ چہ کار"

اس کا مطلب یہی ہے کہ جو درون خانہ نہیں ہے وہ چیز اس کے علم میں آنی چاہیئے ورنہ تو وہ اپنا کام نہیں کر سکتا۔ لیکن جو درون خانہ ہی محتسب ہے جیسا کہ مَیں نے ابھی بتایا ہے وہ ماں باپ ہیں اُن کو اپنے گھر کے پورے ماحول کا علم ہونا چاہیئے تاکہ کسی گند کا دروازہ ان کے گھر میں نہ کھلے۔

پس عبادت کا یہ تقاضا ہزار قسم کی ذمہ داریاں ہم پر ڈالتا ہے کہ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ کی رُو سے حساب اور محاسبہ اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا چاہیئے۔ اس طرف بھی ہمیں بڑی توجہ کرنی چاہیئے۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے کہ تربیت محاسبہ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ مثلاً ہم نے خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں دیکھا ہے ہم نوجوانوں کی تربیت کرتے ہیں کہ وہ قرآن پڑھیں۔ ان میں اچھے اخلاق پیدا ہوں۔ بنی نوع انسان کی خدمت کا جذبہ پیدا ہو۔ ایک قائد اپنے تیس چالیس یا پچاس سَو خدام کا محاسبہ کرتا ہے۔ ایک دوسرا خادم ہے وہ اس کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ اس کو پتہ نہیں مَیں نے ان نوجوانوں سے کام کیسے لینا ہے۔ نہ اُن کی عادات سے واقف۔ نہ اُن کی استعداد سے واقف ہے تو محاسبہ کس طرح کر سکتا ہے۔ محاسبہ تو علم کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ تو جس حد تک انسان کے لئے دائرہ حساب کے اندر معلومات کا حصول ممکن ہو اُس حد تک اسے ضرور معلومات حاصل کر لینی چاہئیں۔ اس کے بغیر وہ ذمہ داری کو ادا نہیں کر سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قائد یا سائق یا زعیم کا خدام سے ذاتی تعلق ہونا چاہیئے۔ اس کے بغیر مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ میں جس محاسبہ کا تقاضا کیا گیا ہے وہ پورا نہیں ہو سکتا۔

قادیان کی بات ہے

ہم نے بظاہر ایک باغی دماغ رکھنے والے نوجوان کا محاسبہ کیا۔ کسی کام میں بھی وہ حصہ نہیں لیتا تھا۔ بغاوت کرتا تھا۔ کوئی بات نہیں مانتا تھا۔ پہلے مَیں نے سائق سے کہا کہ تم اس کو سمجھاؤ۔ اس طرح اس کی اصلاح کی کوشش کی مگر وہ نہ مانا۔ پھر محلہ میں ہمارے دوسرے مہتممین نے اس کی اصلاح کی کوشش کی۔ کسی مرحلے پر بھی وہ بغاوت چھوڑنے پر تیار نہ ہُوا آخر مَیں نے اس کو بُلایا۔ مجھے اس وقت تک اس کے متعلق ذاتی علم نہیں تھا مَیں نے سوچا کہ مجھے اس کی طبیعت، فطرت، ضرورت اور باغیانہ خیالات کی وجہ (یعنی نظام خدام الاحمدیہ سے بغاوت میری مراد ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اسلام سے بھی بغاوت کیونکہ وہ نمازوں کی طرف بھی توجہ نہیں دے رہا تھا اللہ تعالےٰ کا بھی باغی بن گیا تھا) کا علم ہونا چاہیئے اس کے بغیر مَیں اس کی اصلاح کیسے کر سکوں گا۔ چنانچہ مَیں نے بڑے آرام سے، بڑے پیار سے اس سے باتیں کرنی شروع کیں۔ اس کے چہرے سے پتہ لگتا تھا کہ اس کی طبیعت میں بڑا تناؤ ہے۔ کوئی ایک گھنٹہ تک اس سے باتیں کرنے سے مَیں سمجھ گیا کہ بیماری کیا ہے؟ دراصل

اس کی بیماری کی جڑ یہ تھی

اپنے باپ کے خلاف جائز یا ناجائز شکایت کی بناء پر بغاوت تھی کہ باپ محبّت نہیں رکھتا۔ میرے حقوق ادا نہیں کرتے۔ جب مجھے یہ پتہ لگا تو بجائے اس کے کہ جو چھ مہینے سے اس کے خلاف کیس بنا ہُوا تھا کہ اس کو سوٹیاں لگنی چاہئیں مَیں نے یہ فیصلہ بدل دیا اور اپنے دل میں کہا کہ اس کو کچھ نہیں کہنا چاہیئے کیونکہ اس کی اصلاح مدّ نظر ہے۔ سوٹیاں کھا کے تو یہ ٹھیک نہیں ہوگا۔ مَیں نے اس کو کہا کہ دیکھو مَیں تم سے عمر میں زیادہ بڑا نہیں ہوں تمہارے باپ جتنا نہیں ہوں لیکن تم سمجھو کہ آج سے مَیں تمہارا باپ ہوں تمہیں کوئی شکایت ہو، کوئی دُکھ ہو، کوئی تکلیف ہو تم میرے پاس آؤ جس حد تک مجھے طاقت ہوگی، میرے امکان میں ہوگا مَیں تمہاری مدد کروں گا۔ مَیں تمہاری شکایت دُور کرنے کی کوشش کروں گا۔ وہ وہاں سے اُٹھا۔ ساری بغاوتیں دُور ہوگئیں۔ تعاون کرنے لگ گیا۔

غرض جب تک علم نہ ہو آپ محاسبہ کے تقاضے پُورے نہیں کر سکتے۔ آپ اس نوجوان کا محاسبہ کرتے تو غلط نتیجہ پر پہنچ جاتے۔ بہت سے انسان بدقسمتی سے ٹوٹ جاتے ہیں کیونکہ ان کے خلاف غلط محاسبہ ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم نے جب یہ کہا کہ کسی کو سزا یا معافی دینے کا فیصلہ اس کی اصلاح کو مدِّ نظر رکھ کر کرنا ہے تو ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا کہ پہلے اسکی طبیعت سے واقفیت حاصل کرو کہ اگر تمہیں پتہ ہی نہیں کہ وہ شخص کس طبیعت اور مزاج کا ہے تو تمہیں یہ کیسے پتہ لگے گا کہ معافی سے اس کی اصلاح ہو سکتی ہے یا سزا دینے سے اصلاح ہو سکتی ہے۔ اور یہ حکم بھی دراصل اسی محاسبہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے کہ

صحیح علم کے بغیر وہ محاسبہ نہیں ہو سکتا

جس کا مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ کا قرآنی فقرہ ہم سے تقاضا کرتا ہے۔ غرض اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ عبادت کے لئے تم پیدا ہوئے ہو اور یہ تمہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر تم حقیقی اور سچّی عبادت کرنا چاہتے ہو تو تمہیں میرے لئے دین کو خالص کرنا ہوگا اور میری رضا کے لئے محاسبہ کے میدان میں ہر قدم اُٹھانا پڑے گا۔ تمہارا جو قدم میری رضا کے لئے نہیں ہوگا وہ ہلاکت کی طرف، وہ دوزخ کی طرف، میری ناراضگی کی طرف لے جانے والا ہوگا۔ اس کے لئے محاسبہ کے میدان میں سزا یا معافی دیتے وقت اس شخص کا اس کے ماحول کا صحیح علم رکھنا بڑا ضروری ہے۔ دُنیا میں بڑے فسادات اسی وجہ سے آج پیدا ہو رہے ہیں۔ اٹلی میں اور بعض دوسرے ممالک میں طالب علموں نے ہنگامے کئے۔ اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اسلامی تعلیم کی رُو سے ان طلباء کے جو راعی ہیں اور جوان کی تعلیم۔ اخلاق اور تربیت کے ذمہ دار ہیں وہ علم کے بغیر قدم اُٹھاتے ہیں اور مشفقانہ اصلاح کی بجائے غلط طریق پر غصہ نکالتے

ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ ان کو عقل سے، پیار سے سمجھائیں۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ بعض لوگ پھر بھی شیطان کی گود میں بیٹھنا ہی پسند کریں گے۔ لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ انسانی فطرت بنیادی طور پر شریف واقع ہوئی ہے۔ لیکن آج کا انسان انسانیت سے بھی دُور جا چکا ہے مذہب تو بعد کی بات ہے پہلے تو ایسے لوگوں کو ہم نے انسان بنانا ہے پھر اس کے بعد خدا اور رسول کی باتیں ان کو سُنائی جائیں گی۔ جو شخص فطرت کے مسخ ہو جانے کے نتیجہ میں انسان کی بجائے گدھے اور بھیڑیے کے اخلاق اپنے اندر رکھتا ہے اس کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اس کو انسان بنایا جائے، پھر انسان سے روحانی انسان، خدا رسیدہ انسان، اللہ کا پیارا اور محبوب انسان بنایا جا سکتا ہے لیکن جو اپنے اخلاق و اطوار میں انسان ہی نہیں مذہب اس کے لئے کیا کر سکتا ہے اور مذہب کا حسن یعنی اسلام کا (میرے نزدیک اس وقت سچّا مذہب اسلام ہی ہے) حسن اور اسلام کے احسان کو وہ سمجھ ہی کیسے سکتا ہے۔ پہلے لوگوں کو انسان بنانا چاہیئے۔ انسانی اقدار پیدا کرنے کی جن لوگوں پر ذمّہ داری ہے وہ اس طرف متوجہ نہیں ہوتے اور انسانیت دن بدن حیوانیّت کی طرف دھکیلی جا رہی ہے اور کسی کو اس کی فکر نہیں۔ آپ کو اس کی فکر ہونی چاہیئے۔ یہ سوچنا چاہیئے کہ وہ مخلوق جسے اللہ تعالےٰ نے انسان بنایا تھا وہ حیوانیّت کی طرف کیوں مائل ہو رہی ہے اور ان کو واپس انسان بنانے کے لئے ہمیں کیا کوششیں کرنی چاہئیں۔ پھر آپ میں یہ احساس پیدا ہوگا کہ

کتنی بڑی ذمّہ داریاں آپ کے کندھوں پر عائد ہوتی ہیں

پہلے ان کو انسان کے دائرہ کے اندر لائیں گے پھر ان کو کہیں گے کہ دیکھو انسان کی روحانی، جسمانی، اخلاقی، دینی اور دُنیوی ترقیات کے لئے اسلام نے تمہارے ہاتھ میں کتنی حسین تعلیم دی ہے۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے تم پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔ لیکن جب تک ان کے اندر ایک گدھے کی یا ایک بھیڑیے کی یا ایک سانپ کی یا ایک بچھو کی خاصیّت رہتی ہے وہ آپ کی بات سمجھ ہی نہیں سکتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ پاگل ہو گئے ہیں جو ہمارے پاس یہ تعلیم لے کر آ گئے ہیں۔

پس ضروری ہے کہ پہلے ان کو انسان بنایا جائے اور جن پر انسان بنانے کی ذمّہ داری ہے وہ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے، وہ محاسبے کی ذمّہ داریوں کو نہیں نباہتے۔ ہم مسلمان احمدیوں کا فرض ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہم پر مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ کے مختلف معانی کے لحاظ سے جتنی ذمّہ داریاں ڈالی ہیں ہم ان پر غور کرتے رہیں اور ان کو نباہنے کی کوشش کرتے رہیں۔ دو اور ذمّہ داریاں ہیں وہ انشاء اللہ اگلے خطبہ میں بیان ہو جائیں گی۔

احادیث الرّسول صلے اللہ علیہ وسلم

توبہ و استغفار کی اہمیّت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَدْ اَضَلَّهٗ فِي الْاَرْضِ فَلَاةٍ - وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بِاَرْضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِيْ ظِلِّهَا وَقَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَآئِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ، اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ"۔

(البخاری کتاب الدعوات باب التوبۃ ص ۲۳۳/۲ مسلم ص ۲۴۸/۲-۲)

خادمِ رسول اللہ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے بندے کی توبہ پر اللہ تعالےٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنی خوشی اس آدمی کو بھی نہیں ہوتی ہو گی جسے جنگل بیابان میں کھانے پینے سے لدا ہوا گمشدہ اُونٹ اچانک مل جائے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کو یہ حادثہ پیش آیا کہ جنگل بیابان میں اس کی اونٹنی گم ہو گئی۔ حالانکہ اس پر اس کا کھانا اور پانی سب سامان لدا ہوا تھا۔ وہ بہت گھبرایا اور اِدھر اُدھر تلاش سے ناامید ہو کر شدّتِ غم کی وجہ سے ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا اور اسی گھبراہٹ میں اس کی آنکھ لگ گئی۔ اچانک اس کی آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کی اونٹنی اس کے پاس کھڑی ہے۔ وہ خوشی سے اچھل پڑا۔ اونٹنی کی نکیل پکڑی اور اس خوشی کے عالم میں اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ اے میرے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب۔ یعنی خوشی میں مدہوش ہو کر وہ اُلٹ کہہ گیا۔

(۲)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ"۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فضل التوبۃ ص ۱۹۲/۲)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ※ نے فرمایا۔ غرغرے سے پہلے بندہ جب بھی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ یعنی اس کی توبہ ردّ نہیں ہوتی۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

خطبہ جمعہ

تعلیم القرآن کیلئے مدّت چھ ماہ سے بڑھا کر ڈیڑھ سال مقرّر کی جاتی ہے

اس عرصہ میں زیادہ سے زیادہ محنت اور توجّہ سے قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی کوشش کی جائے

تفسیر سورۃ فاتحہ فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی پہلی جلد خوبصورت کتابت و طباعت کے ساتھ شائع کر دی گئی ہے

ہر احمدی کو اسے خریدنا اور غور کے ساتھ پڑھنا چاہیئے تاکہ اس کیلئے قرآن کریم کا سمجھنا آسان ہو جائے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۰ احسان ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۰ جون ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔ اے

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے اس آیہ کریمہ کی تلاوت فرمائی

وَلَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ (الحجر: ۸۸)

اور اس کے بعد فرمایا:۔

"پچھلے دنوں گرمی لگ جانے کی وجہ سے مجھے کافی تکلیف رہی جس کا اثر ابھی تک باقی ہے۔ آج میں اپنے اصل مضمون سے جو میں نے شروع کیا ہوا تھا ہٹ کر ایک بنیادی امر کی طرف پھر دوستوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ تعلیم القرآن کا مسئلہ ہے۔

جیسا کہ میں بہت دفعہ بتا چکا ہوں

قرآن کریم ہماری زندگی اور رُوح ہے

اگر اس روح کو ہم اپنے نفسوں اور اپنے ماحول میں زندہ نہ رکھیں تو دوسرے لاشوں کی طرح ہم بھی ایک لاشہ ہوں گے۔ خدا کی نگاہ میں ایک زندہ فرد یا ایک زندہ جماعت نہیں سمجھے جائیں گے

میں نے موصی صاحبان اور موصی صاحبات سے بھی کہا تھا کہ وہ کم از کم دو افراد کو ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم سکھائیں، اگر ترجمہ نہ آتا ہو اور اگر ترجمہ آتا ہو تو پھر اس کی تفسیر سکھائیں۔ قرآن کریم ناظرہ آنا چاہیئے اس کا ترجمہ آنا چاہیئے اور اس کی تفسیر آنی چاہیئے۔ غرض قرآن کریم کو سمجھنے کی قابلیت پیدا کرنی چاہیئے۔

میں نے اس کے لئے چھ ماہ کا عرصہ رکھا تھا

لیکن بہت سے دوستوں نے میری توجہ اس طرف پھیری ہے کہ چھ مہینے کے اندر سارے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ لینا یا بہتوں کے لئے ناظرہ پڑھ لینا بھی ممکن نہیں۔ پھر جیسا کہ میں نے بتایا ہے قرآن کریم نہ ختم ہونے والا سمندر ہے۔ انسان ساری عمر قرآن کریم سیکھتا رہے پھر بھی وہ یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے قرآنی علوم سب کچھ حاصل کر لیا ہے۔

بہر حال چونکہ بہت سوں کے لئے چھ ماہ کے عرصہ میں قرآن کریم ناظرہ سیکھنا یا اس کا ترجمہ سیکھنا مشکل ہے۔ بعض کے لئے شائد ممکن ہی نہ ہو اس لئے اس مدت کو چھ ماہ سے بڑھا کر جیسا کہ دوستوں نے مشورہ دیا ہے میں ڈیڑھ سال تک کر دیتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ

ڈیڑھ سال میں

سارے نہیں تو بڑی بھاری اکثریت اگر وہ دل سے قرآن کریم پڑھیں تو قرآن کریم ناظرہ پڑھ لیں گے اور ترجمہ سیکھنے والے ترجمہ سیکھ لیں گے۔ ویسے تو ہمارے خاندان میں بھی بعض بچے ایسے ہیں جن کے متعلق مجھے ذاتی علم ہے کہ انہوں نے چھ ماہ کے اندر قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم ناظرہ ختم کر لیا تھا۔ لیکن سب بچے یا سب بڑے بھی ایسے نہیں ہوتے اس لئے کوئی حرج نہیں کہ چھ ماہ کی مدت کو ڈیڑھ سال میں تبدیل کر دیا جائے لیکن شرط یہی ہے کہ کام میں سستی اور غفلت پیدا نہ ہو۔ زیادہ سے زیادہ محنت اور زیادہ سے زیادہ توجہ سے قرآن پڑھا اور پڑھایا جائے۔

قرآن کریم کی تفسیر کا جہاں تک تعلق ہے اور قرآن کریم کے معانی اور مطالب اور معارف کے سمجھنے کا جہاں تک تعلق ہے اس کے دو حصے ہیں ایک تو یہ ہے کہ جب تک انسان اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں پاکیزہ اور مطہر نہ ٹھہرے اس وقت تک اللہ تعالےٰ ایسے بندہ کا معلم اور استاد نہیں بنا کرتا۔ وہ پاک ہے اور پاک کے ساتھ ہی وہ اپنے تعلق کو قائم کرتا ہے۔ اس لئے بڑی دعائیں کرنی چاہئیں کیونکہ کوئی شخص قرب کے مقامات کو فضل الٰہی کے بغیر حاصل نہیں کر سکتا۔

قرآن کریم پر غور اور فکر اور تدبر کرنے کے لئے ایک بڑا وسیلہ اور ذریعہ یہ ہے کہ قرآن کریم کے شروع میں جو سورۃ فاتحہ ہے اور جو ام الکتاب کہلاتی ہے اسے آدمی پڑھے اور اس کے مطالب کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ قرآن کریم کی جو تفصیلی

ہے اس کا اجمال سورۃ فاتحہ میں پایا جاتا ہے اور یہ سورت ام الکتاب ہے اس کے بطن سے قرآن کریم کے مضامین نکلتے ہیں۔ اگر کوئی شخص سورۃ فاتحہ کو اپنی سمجھ اور استعداد کے مطابق اچھی طرح سمجھ لے تو اس کے لئے قرآن کریم کا سمجھنا اور اس کے مطالب اور معانی اور معارف حاصل کرنا آسان ہو جائیگا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مختلف کتب میں اور اپنی تقاریر میں جو بدر یا الحکم میں چھپیں

سورۃ فاتحہ کے بہت سے معانی

بیان کئے ہیں اور دنیا کو یہ چیلنج بھی دیا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہارے پاس جو آسمانی صحیفے ہیں ان کے بعد قرآن کریم کی ضرورت نہیں تھی۔ میں تمہیں اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ قرآن کریم تو قرآن عظیم ہے۔ اس کے شروع میں سات آیات پر مشتمل ایک مختصر سی سورت ہے اس کے اندر جو معانی اور معارف اور اسرار سماوی پائے جاتے ہیں اور اس میں جو روحانی حکمتیں ہیں ان کا اپنی تمام آسمانی کتب سے مقابلہ کر کے دیکھو تو تم اس نتیجہ پر پہنچو گے کہ تمہاری ساری آسمانی کتب تو سورۃ فاتحہ کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

اس چیلنج کو میں نے بھی ایک دو دفعہ دہرایا ہے ڈنمارک

میں عیسائیوں کا جو وفد مجھے ملا تھا

اپنے انٹرویو (ملاقات) کے آخر میں میں نے اُنہیں یہ چیلنج بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں دیا تھا کہ سورۃ فاتحہ سے اپنی کتب کا مقابلہ کر کے دیکھ لو (اُن شرائط اور تفاصیل کے ساتھ جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دعویٰ کے مقابلہ میں کیا ہے) تو تم پر خود عیاں ہو جائے گا کہ تمہارے ہاتھ میں اسوقت جو آسمانی کتب ہیں وہ ضرورت زمانہ کو پورا نہیں کرتیں۔ آج کے زمانہ کی ضرورت کو صرف قرآن کریم پورا کرتا ہے اور سورۃ فاتحہ میں اس قسم کی معرفت اور حکمت کی باتیں اور اسرار روحانی بیان ہوئے ہیں کہ تمہاری کتب مل کر بھی اس قسم کے علوم اپنے اندر نہیں رکھتیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی جو رپورٹ شائع کی ہے اس میں اس چیلنج کا بھی ذکر کیا ہے۔

غرض دنیا کو مقابلہ کی دعوت دی گئی تھی اور دنیا سے مراد یہ نہیں کہ ہر کس و ناکس کھڑا ہو کر کہے کہ مجھ سے مقابلہ کر لو بلکہ دنیا میں مختلف مذاہب یا مختلف مذاہب کے جو مختلف فرقے ہیں اُن کے جو سردار ہیں ان کو یہ چیلنج ہے مثلاً Catholic ہے کیتھولک فرقہ کا سربراہ اس وقت پوپ ہے اگر پوپ صاحب یہ چیلنج قبول کریں تو ہم مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اسی طرح عیسائیوں یا ہندوؤں کے دوسرے فرقے ہیں ان کے جو سردار ہیں وہ مقابلہ کے لئے آئیں۔ مذہب کوئی کھیل اور تماشہ نہیں کہ جب اس قسم کا کوئی چیلنج دیا جائے، دعوت مقابلہ دی جائے تو کوئی شخص کھڑا ہو جائے جس کو نہ کوئی علم ہو نہ کوئی فضیلت ہو اور نہ کوئی وجاہت اور وہ کہے میرے ساتھ مقابلہ کر لو۔ اس قسم کے تماشے نہ دنیوی اور نہ روحانی طور پر ہی پسند کئے جا سکتے ہیں۔ البتہ جو مختلف فرقوں کے سردار ہیں وہ اکیلے اس دعوت کو قبول کریں یا اپنے ساتھ سو یا ہزار یا دس ہزار آدمی ملا کر بھی مقابلہ کرنا چاہیں تو ہم اس مقابلہ کے لئے تیار ہیں

غرض اس لحاظ سے بھی یہ ضروری تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورۃ فاتحہ کی جو تفسیر کی ہے اس کو مجموعی طور پر شائع کر دیا جائے کیونکہ اگر ان فرقوں میں سے کوئی مقابلہ کے لئے آئے تو وہ پہلا سوال یہ کرے گا کہ وہ کونسے معارف اور حقائق ہیں جو اس سورت میں پائے جاتے ہیں۔

—حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

سورۃ فاتحہ پر مشتمل تفسیر کی ایک جلد

آگئی ہے پھر انشاء اللہ دوسری جلدیں بھی آئیں گی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بہت سی تفاسیر کی ہیں تفسیر کبیر میں بھی اور دوسری کتب اور متعدد خطبات میں بھی میں نے حکم دیا ہے کہ ان کو بھی اکٹھا کیا جائے۔ پھر اس کے علاوہ جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سکھائے۔ جو نئی چیزیں سامنے آتی ہیں انکے مدنظر ایک تفسیر خود بھی لکھی جا سکتی ہے

بہرحال سورۃ فاتحہ کے مطالب اکٹھے ہو کر ایک جلد میں آگئے ہیں یعنی وہ مطالب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان کئے ہیں — ادارۃ المصنفین ربوہ کی طرف سے یہ خوبصورت کتابت کے ساتھ، خوبصورت طباعت کے ساتھ اچھے کاغذ پر شائع ہو چکی ہے اور جلد ہو کر آنی شروع ہو گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر احمدی کو غور کے ساتھ اس پہلی جلد کو پڑھ لینا چاہیئے اور اس نیت سے پڑھنا چاہیئے کہ قرآن کریم سارے کا سارا اس اجمال کی تفصیل ہے۔ اگر کسی شخص کی عقل اور سمجھ اور اس کی محبت ان علوم پر حاوی ہو جائے جو سورہ فاتحہ میں بیان ہوئے ہیں تو قرآن کریم کے بہت سے مطالب اس کے لئے آسان ہو جائیں گے البتہ وہ جو کتاب مکنون والے حصے ہیں ان کے لئے تو بہرحال تزکیہ نفس اور طہارت قلب کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وہ بھی سکھائے۔

یہ کتاب میرے نزدیک کم تعداد میں شائع ہوئی ہے۔ تین ہزار کی تعداد تو بہت تھوڑی ہے۔ اس کی قیمت بھی غالباً دس روپے ہے۔

جماعت کو اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے

صرف خریدنے کے لئے نہیں پڑھنے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے اور جو پڑھتے کی طرف توجہ کرے گا۔ اسے کتاب تو خریدنی پڑے گی اسے بار بار پڑھیں جو شخص چار یا پانچ چھ دفعہ اس کو غور سے پڑھ جائے اس کے لئے مضمون سمجھنا آسان ہو جائے گا ویسے ایک دفعہ پڑھنے سے ایک عام دماغ سارے مطالب سمجھ بھی نہیں سکے گا۔ کیونکہ اس کے بعض حصے دقیق بھی ہیں۔ بعض حصے پڑھے لکھوں کو مخاطب کر کے لکھے گئے تھے۔ بعض عوام کو مخاطب کر کے لکھے گئے تھے۔ سورہ فاتحہ کی وہ تفسیر جس کے مخاطب عوام ہیں اس کا سمجھنا آسان ہے لیکن جس کے مخاطب خواص تھے جو دقیق زبان بولنے والے تھے ان کی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں مخاطب کیا تھا پھر جو عربی میں تفسیر ہے اس کا ترجمہ بھی ساتھ دے دیا گیا ہے اس واسطے سورہ فاتحہ کی ساری تفسیر آپ پڑھ سکتے ہیں اور سیکھ سکتے ہیں۔ اس کی طرف توجہ کریں اور خدا کرے کہ ایک دو ماہ کے اندر ہی ہمیں اس کی دوبارہ اشاعت کی ضرورت پڑ جائے اور خدا کرے کہ کارکنوں کو ہمت اور سمجھ عطا ہو کہ وہ پھر جلد (اور اگر اس میں کچھ غلطیاں رہ گئی ہیں تو ان کو دور کر کے) دوسرا ایڈیشن شائع کریں۔ عربی کے حصہ میں اعراب کی بعض غلطیاں ہیں ان کی طرف توجہ ہونی چاہیئے اردو میں بھی بعض غلطیاں ہیں لیکن عربی کے اعراب کی درستی کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ دوسرا ایڈیشن جو انشاء اللہ جلدی چھپے گا۔ اس میں کوئی غلطی نہیں رہنی چاہیئے الا ماشاء اللہ انسان بہرحال کمزور ہے لیکن اپنی طرف سے پر کوشش کرنی چاہیئے کہ کوئی غلطی نہ رہے۔

غرض

سورہ فاتحہ کی یہ مجلد تفسیر

جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف کتب اور مختلف اخباروں میں جو آپ کی تقریر یا گفتگو چھپی ہے ان سے Quotations لئے گئے ہیں۔ یہ آپ حاصل کریں اور غور سے پڑھیں۔ خدا کرے کہ اس کا سمجھنا بھی ہم سب کے لئے آسان ہو جائے۔ اور خدا کرے کہ اس کے نتیجہ میں جو روحانی اور جسمانی اور اخلاقی اور ذہنی فوائد اور منافع ہم حاصل کر سکتے ہیں اُن سے ہم اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی برکت سے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے والے ہوں۔

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

مندرجہ ذیل مخلصین نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنے موجودہ عطیہ کی سو فیصدی ادائیگی فرما دی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات اور برکات سے سرفراز فرمادے۔ آمین

نمبر شمار	اسماء معطیان	رقم عطیہ
۱	محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام نبی صاحب مٹھاون بھاٹی گیٹ لاہور	۳۰۰
۲	مکرم محمد شریف صاحب 〃 〃	۱۰۰
۳	〃 محمد سلیم صاحب 〃 〃	۵۲
۴	〃 حبیب اللہ خاں صاحب 〃 〃	۳۰۰
۵	〃 میاں غلام نبی صاحب 〃 〃	۵۲
۶	〃 محمد صدیق صاحب شاکر 〃 〃	۱۰۰
۷	محترمہ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃	۵۲
۸	مکرم حکیم سراج الدین صاحب 〃 〃	۱۰۰۰
۹	〃 محمود احمد صاحب 〃 〃	۱۰۰
۱۰	〃 رشید انور صاحب 〃 〃	۲
۱۱	〃 ملک محمد صدیق صاحب 〃 〃	۳۰
۱۲	〃 ارشاد احمد صاحب ورک ایڈووکیٹ 〃	۷
۱۳	〃 مستری محمد رمضان صاحب مرزا 〃 〃	۵
۱۴	〃 ملک فضل کریم صاحب محمود نگر لاہور	۵۰۰
۱۵	〃 میاں محمد سعید خاں صاحب 〃 〃	۱۰۰
۱۶	〃 ملک منصور احمد صاحب 〃 〃	۱۰۱
۱۷	〃 خواجہ محمد اکرم صاحب فیض 〃 〃	۷۳۰
۱۸	〃 عبدالوہاب احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ ربوہ	۵۰
۱۹	〃 محمد مسعود احمد صاحب سٹیشن ماسٹر اسلانوالی ضلع سرگودہا	۱۰۰
۲۰	〃 چوہدری بشیر احمد صاحب واپڈا وارڈ جھنگ صدر	۱۰۰
۲۱	〃 جمعدار فضل الدین صاحب صدر الصدر شرقی ربوہ	۵
۲۲	〃 عارف سعید صاحب سلطانپورہ لاہور	۶
۲۳	〃 نعیم سعید صاحب 〃 〃	۵
۲۴	〃 حکیم رفیق احمد صاحب 〃 〃	۱۰
۲۵	〃 عبدالرحمٰن صاحب ارشد 〃 〃	۳۱
۲۶	〃 علی احمد صاحب فاضل عربک ٹیچر ہائی سکول منڈے ضلع جہلم	۲۲۵

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

سیکرٹری تحریک جدید کے فرائض

ضلع سرگودہا کی ایک دیہاتی جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید کی رپورٹ مورخہ ۶/۶۹ ۱۹ میں سے ایک اقتباس درج کیا جاتا ہے تاکہ جملہ جماعتوں کے سیکرٹری تحریک جدید اس رنگ میں اپنے فرائض ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

"انشاء اللہ تعالےٰ تہ دل سے کوشش کر کے مقررہ میعاد کے اندر بجٹ کی تمام رقم کی وصولی کا مصمم ارادہ رکھتا ہوں۔ نمازوں میں دعائیں بھی کرتا رہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے خاکسار کو اس نیک کام کی سرانجام دہی کے لئے خاص توفیق عطا فرمائے تاکہ خاکسار بجٹ کی رقم سے زائد وصول کر کے خاکسار اور احباب جماعت حضور اقدس خلیفہ وقت کی خاص دعاؤں کے حقدار ہو جائیں۔ آمین۔

آپ کا خاکسار کے توسط سے ارسال کردہ سرکلر متعلقہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ محترمہ صدر صاحبہ کو اس سرکلر کی غرض و اہمیت واضح کر دی ہے اور جو لجنات تا حال تحریک جدید میں شامل نہیں ان کی فہرست بھی ان کو دے دی گئی ہے اور صدر صاحبہ کو پُرزور لہجہ میں استدعا کی گئی ہے کہ آئندہ جمعہ تک ان سے وعدے لے جائیں تاکہ مزید وعدے ہفتہ عشرہ آپ کے پاس پہنچ جائیں۔

آپ کا ارسال کردہ لٹریچر متعلقہ تحریک جدید بغور پڑھ لیا گیا ہے۔ آمدہ لفاظ پر اس لٹریچر کی اہمیت انحصار۔ انشاء اللہ۔ خدام پر واضح کر دی جائیگی اور مجلس عاملہ کی مدد سے اس پر عمل پیرا ہونے کی ہر ممکن سعی کی جائیگی۔

نیز جو خدام و اطفال تا حال تحریک جدید میں شامل نہیں ہیں ان کی شمولیت کے لئے بھی خاکسار کوشش کرے گا اور نتیجہ کے متعلق بر وقت اطلاع دیگا۔"

قارئین کرام سے ایسے مخلصین جماعت کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضرورت ٹیوٹر

نابینا حفاظ جو ربوہ میں حافظ کلاس میں تعلیم پا رہے ہیں کی نگرانی کے لئے ایک ٹیوٹر کی ضرورت ہے۔

رہائش کے لئے کمرہ مفت دیا جائے گا۔

درخواست دہندہ کی عمر کم از کم ۴۰ سال ہونی چاہیئے۔ تربیت اور نگرانی کا کام باحسن سرانجام دے سکیں۔ خواہشمند حضرات امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کے ذریعہ درخواستیں بھجوائیں۔ درخواست میں تعلیم و دیگر مفصل کوائف درج فرما دیں نیز یہ بھی تحریر فرما دیں کہ کم از کم کتنے الاؤنس پر کام کر سکیں گے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

اعلان نکاح

میری لڑکی عزیزہ پروین کا نکاح ہمراہ عزیزم مظہر احمد صاحب قریشی ایم اے لیکچرار مرے کالج سیالکوٹ ولد قریشی بشیر حسین صاحب بعوض مبلغ ۷۵۰۰ ساڑھے سات ہزار حق مہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بروز اتوار مورخہ ۲۲ جون ۱۹۶۹ء مسجد مبارک میں بعد نماز عصر پڑھا۔ دوستوں اور بزرگوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔

(خاکسار حاجی محمد یوسف بی۔ ایس۔ سی کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ)

درخواست دعا

خاکسار کی لڑکی کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ صحت بہت کمزور ہو گئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اس کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبد الحمید ڈار۔ ربوہ)

تریاق اٹھرا۔ اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/- روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵/- روپے خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

لجنہ اماء اللہ کے سال رواں کے دوسرے امتحان کا اعلان

لجنہ اماء اللہ کا دوسرا امتحان ستمبر میں لیا جائے گا۔ (انشاء اللہ) اصل تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائیگا۔ ہر دو معیاروں کا نصاب مندرجہ ذیل ہے

معیار اول:۔ قرآن مجید سورۃ بقرہ کا رکوع نمبر ۱۲ تا ۱۵ با تفسیر

نوٹ:۔ (اعلیٰ تعلیم یافتہ ممبرات کے لئے مذکورہ رکوع کی تفسیر بہت کم ہے اسلئے اس مرتبہ چار رکوع امتحان میں شامل کئے گئے ہیں۔)

کتاب:۔ نشانِ آسمانی۔ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دعائیں: معیار دوم کے مطابق

معیار دوم:۔

۱۔ قرآن مجید پارہ نمبر ۱۲ با ترجمہ

۲۔ کتاب:۔ نشان آسمانی۔ از حضرت مسیح موعودؑ

۳۔ مندرجہ ذیل دعائیں

ا۔ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا۔

ب۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعا

"میں گناہگار ہوں، کمزور ہوں۔ تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ تو آپ رحم فرما اور مجھے گناہوں سے پاک کر کیونکہ تیرے فضل کے سوا اور کوئی نہیں جو مجھے پاک کرے۔ ہم تیرے گناہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے۔ تو ہم کو معاف فرما اور دنیا اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا۔"

ج۔ پہلے امتحان کے علاوہ مزید ۲۵ نام مذاہب کے یاد کر لیں۔

نوٹ۔ اس سے قبل کتاب "قادیان کے آریہ اور ہم" منتخب کی گئی تھی مگر وہ تعداد میں بہت کم ہے۔ اسلئے اب "نشان آسمانی" مقرر کی جاتی ہے۔ یہ کافی تعداد میں ہے۔ ممبرات شرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے طلب کر سکتی ہیں۔ (سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اراکین انصار اللہ اور مجلس کا چندہ

مجلس انصار اللہ کا چندہ جسکی ادائیگی تمام اراکین مجلس کے لئے لازمی ہے کی شرح اس قدر قلیل ہے کہ مجلس کا ہر رکن اسے معمولی سی توجہ اور کوشش سے ادا کر سکتا ہے۔ جو مجالس یا اراکین کسی وجہ سے تا حال چندہ ادا نہیں کر سکے وہ از راہ کرم فوری طور پر توجہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

گمشدہ بستہ

ایک عدد بستہ جس میں آٹھویں کی کتابیں اور کاپیاں موجود تھیں۔ دیوے لائن کے ساتھ ساتھ مقبرہ رحمت بازار اسکول آنے والی سڑک پر کہیں گر گیا ہے۔ جس صاحب کو ملے وہ پرویز احمد کارکن دفتر الفضل کو یا مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(ادریس احمد کھوکھر متعلم جماعت ہشتم بی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بہنوئی شیخ فضل الرحمٰن صاحب لنڈن میں سخت بیمار ہیں۔ ڈاکٹر ابھی تک صحیح تشخیص نہیں کر سکے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ انیس

خاکسار رشیدہ مبارک احمد سیالکوٹ

۲۔ خاکسار کی خالہ زاد بہن عرصہ سے پیٹ اور سینہ کی پیچیدہ بیماری سے بیمار ہے۔ تشخیص نہیں ہو سکی آجکل لاہور جنرل ہسپتال میں داخل ہے احباب اسکی صحت کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار نسیم اختر۔ لاہور

ضرورت مرغی خانہ

مثلاً بٹھانے والے انڈے ایک دن کے چوزے پٹھیاں۔ مرغیاں۔ ستور رکھ اجزا سے حبدیک وغیرہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ سے حاصل کریں

منیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری سوکھے پن بدہضمی دستوں نیز دانت نکالنے کی تکالیف کے لئے بے نظیر دوا اور ٹانک ہے۔

پیکنگ ۲/- ۳/- ۱/۲۵

ایک درجن سے زائد پر ۲۵ پرسینٹ کمیشن لٹریچر مفت۔ کیمیکل ہومیو پیتھک کمپنی دی جلوٹو کرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ صرف ۳ روپے (منیجر)

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں آپ کو ہر قسم کا صوفہ کا کپڑا۔ پردہ کا کپڑا۔ بیڈ شیٹ بستر فرشی دریاں۔ کینوس ٹینٹ۔ جائے نماز کھوکھی کپڑے چون مل سکتے ہیں۔

نسیم ٹیکسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد و راولپنڈی

میں جائیداد خریدنے (کرایہ پر لینے) کے خواہشمند احباب کے لئے نادر مواقع ہیں۔ تفصیلات حاصل فرمائیں۔ ایکسچینج سنٹر آب پارہ، اسلام آباد

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (منیجر)

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

نام سیل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودہا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۴۵
روانگی از لاہور تا سرگودہا	۳-۰۰	۴-۰۵	۴-۵۵	۵-۴۰	۶-۲۰	۷-۳۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۳۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۲۰	۵-۰۵	۶-۳۰
روانگی از سرگودہا تا گوجرانوالہ	۴-۴۵	۹-۱۵															
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودہا	۹-۲۰	۲-۳۰															

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔ (محمد علی ظفر برائے منیجر)

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا فی تولہ ۲ روپے مکمل کورس گیارہ تولے ۲۱ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

ہمدرد نسواں (جوہر اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے ۲۰

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سولہویں تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پندرہ روزہ سالانہ تربیتی کلاس کے لئے امسال ۱۱ وفا ۱۳۴۸ہش (۱۱ جولائی ۱۹۶۹ء) تا ۲۵ وفا ۱۳۴۸ہش (۲۵ جولائی ۱۹۶۹ء) کی تاریخیں تجویز کی گئی ہیں۔ یہ کلاس "ایوان محمود" میں منعقد ہوگی۔ جس کی اجازت کے لئے متعلقہ حکام کی خدمت میں اجازت کی درخواست دی جا چکی ہے۔ اس کلاس کا نصاب قرآن کریم۔ حدیث۔ فقہ۔ قواعد عربی و عربی بول چال مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جماعت احمدیہ کے عقاید۔ صنعت و حرفت کی عملی تربیت پر مشتمل ہے۔

مرکز کے دینی ماحول میں قیام اور دینی تعلیم و تربیت کا یہ ایک عمدہ موقعہ ہے۔ قائدین مجالس سے التماس ہے کہ وہ اپنی مجلس کا کم از کم ایک ایک نمائندہ اس کلاس میں ضرور بھجوائیں۔ اس میں شامل ہونے والے خدام کے لئے کم از کم شرط یہ ہے کہ کچھ پڑھ لکھ سکتے ہوں۔ جو طلباء امسال میٹرک کے امتحان کے بعد فارغ ہوئے ہیں۔ انہیں زیادہ سے زیادہ اس کلاس میں بھجوایا جائے۔

احمدی والدین کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس کلاس میں شمولیت کے لئے بھجوائیں اور اس سلسلہ میں مقامی قائد خدام الاحمدیہ سے رابطہ قائم کریں۔

قائدین سے یہ بھی التماس ہے کہ جو خدام اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے تیار ہوں ان کے اسماء اور کوائف سے ناظم اعلیٰ مرکزی تربیتی کلاس کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(ناظم اعلیٰ مرکزی تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پاکستان فضائیہ میں مستقل کمیشن

پاکستان کے ایئر فورس کے سلیکشن افسر راولپنڈی انٹرویو لیں گے

۱۔ جنرل ڈیوٹی پائلٹ۔ شرائط: امیدوار پاکستانی ہو۔ عمر ۱۶½ تا ۲۲ سال ۱۶½ کو غیر شادی شدہ۔ تعلیمی قابلیت: ایف۔ اے / ایف ایس سی۔
انتخاب کی آخری تاریخ۔ ۸ 9/69

۲۔ ایرونائیکل انجنیئرنگ: امیدوار پاکستانی ہو عمر ۱۶½ تا ۲۲ سال ۱۶½ کو غیر شادی شدہ۔ تعلیمی قابلیت: انٹرمیڈیٹ سیکنڈ ڈویژن۔ مضامین ریاضی فزکس۔ کیمسٹری (پری انجینئرنگ گروپ) انتخاب کی آخری تاریخ ۱۸ 8/69۔
تحریری امتحان ۱۲۔۱۳ ستمبر۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی جگہ رپورٹ کریں اور ضروری سرٹیفکیٹس ہمراہ لائیں۔

تاریخ		وقت	مقام
9/69	۲۱، ۲۲	۳۰-۷	گورنمنٹ ڈگری کالج میرپور
〃	۲۸، ۲۷	〃	کیمل پور
۷/۶۹	۳	〃	پی۔ اے۔ ایف سیکشن سنٹر ایبٹ آباد
۷/۶۹	۷	۸ — ۔۔	پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ ریسٹ ہاؤس بالاکوٹ
۷/۶۹	۱۲، ۱۱	۳۰-۷	گورنمنٹ ڈگری کالج سرگودھا
۷/۶۹	۱۹، ۱۸	۳۰-۷	پی اے ایف سیکشن سنٹر ایبٹ آباد

پی۔ اے۔ ایف سنٹر راولپنڈی میں ہر سوموار کو ۳۰-۷ اور ۳۰-۸ کے درمیان انتخاب ہوگا
(ریٹ ۱۸ 6/69)

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ (۱) مکرمہ سردار بی بی صاحبہ زوجہ مکرم بابو محمد اسماعیل صاحب ریٹائرڈ گوجرانوالہ عرصہ ۴ ماہ سے بیمار ہیں (۲) عزیزم مبارک احمد کئی دنوں سے مختلف عوارض سے بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے پیدائش سے ہی قوت گویائی سے محروم ہے مگر قوت سماعت ہے احباب کرام سے معذرت ہے اور مکرمہ سردار بی بی صاحبہ کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (حکیم صوفی دین محمد گوجرانوالہ)

۲۔ میرے عزیز بھائی رانا عبدالقیوم خان صاحب بیمار ہیں اور بہت بیمار ہو گئے ہیں (۲) میرے عزیز بھائی عبدالرحمن خان صاحب بھی ناحال بیمار ہیں قدرے افاقہ ہے مگر مکمل صحت ابھی بحال نہیں ہوئی (۳) نیز میں اپنی زمین کے حصول کے لئے کوشاں ہوں۔
احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائیوں کو کامیاب تندرستی والی لمبی عمر عطا کرے۔ اور اپنے فضل سے زمین کے حصول میں بھی کامیابی بخشے اور پریشانیوں سے نجات دے آمین۔ (رانا محمد منصور خان صدر جماعت احمدیہ جلہن)

۳۔ میرا لڑکا ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ کامیابی کے لئے احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے (ماسٹر سلطان احمد۔ معرفت عامر آٹوز سرگودھا)

۴۔ خاکسار کو کچھ عرصہ سے بعض پریشانیاں لاحق ہیں۔ احباب جماعت سے پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالرحمن سٹیزن ہوٹل لائل پور)

دعائے مغفرت: میری ہمشیرہ اچانک حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئی ہے مرحومہ نیک دل اور مخیر خاتون تھیں۔ غرباء سے ہمیشہ حسن سلوک سے پیش آتیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔ (محمد اکرم صاحب۔ گلبرگ لاہور)

بامو قعہ قابل فروخت مکان
محلہ دارالنصر غربی ربوہ میں ایک نہایت ہی با موقعہ پختہ مکان فوری قابل فروخت ہے۔
ح۔ معرفت روزنامہ الفضل۔ ربوہ

اگر آپ نماز آوٹ ہیں (متعلق) جاننا چاہیں تو!
نماز مترجم
(مرتبہ ماسٹر حمید احمد صاحب سی)
کے
صد ۳۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔ ۲۵ عدد پر ۲۵ فیصد کمیشن ہوگی
ملنے کا پتہ: مکتبہ فیض عام ربوہ

نیو پائلز کورس
بواسیر خونی و بادی کی مجرب دوا۔ ۴/ کیپسول اور ٹکیاں
فہرست مجربات اور نمونہ کی خوراک مفت
شاہ ہومیو پیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

جدید فیشن کے مطابق سونے کے
زیورات
و
چاندی کے خوشنما برتن و ٹی سیٹ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ۔ شاہراہ قائد اعظم لاہور۔ فون نمبر ۵۲۶۲۳

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں
سالانہ چندہ صرف ۶/ روپے
(منیجر)

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجیئے۔ (منیجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر
الفضل
سے خط و کتابت کیا کریں۔

گذشتہ عشرہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۶ر احسان تا ۲۵ر احسان ۱۳۴۸ ہجری شمسی

۱۔ گزشتہ عشرہ کے اوائل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت لُو اور گرمی کے اثر کی وجہ سے ناساز رہی بعد میں طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہوگئی ۲۳ر احسان کو صبح ۷ بجے حضور بذریعہ موٹر کار کچھ عرصہ کے لئے ربوہ سے مری روانہ ہوئے اور اسی روز بعد دوپہر بخیر و عافیت وہاں پہنچ گئے۔ آج کل حضور مری میں ہی قیام فرما ہیں اور بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ اس عرصہ کے لئے حضور نے ربوہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

۲۔ ۲۰ر ماہ احسان کو حضور نے ربوہ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کا مکمل متن اسی شمارہ میں صفحہ ۷، ۸، ۹ پر ہدیۂ قارئین ہے

۳۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید اشاعتِ اسلام کی توسیع و ترقی کے سلسلہ میں ۱۶ر احسان ۱۳۴۸ ہجری شمسی مطابق ۱۶ر جون ۱۹۶۹ء کو صبح ۵ بجے بعض بیرونی ممالک کے دورہ پر ربوہ سے روانہ ہوئے۔ ۱۵ر احسان کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نماز مغرب پڑھانے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب کے دورہ کی کامیابی کے لئے پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اس روز اہل ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں مسجد مبارک میں جمع ہو کر نماز مغرب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں ادا کی۔ بعدہ وہ اجتماعی دعا میں شریک ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ کے تشریف لے جانے کے بعد اہل ربوہ نے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف سے باری باری مصافحہ و معانقہ کیا۔ اور اس طرح دلی دعاؤں کے ساتھ آپ کو نہایت پُرخلوص طور پر الوداع کہا۔

اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف ایران، ترکی، اور یوگوسلاویہ کا دورہ فرمائیں گے اور ان ممالک میں اشاعت اسلام کی توسیع و ترقی کا جائزہ لیں گے۔ آپ کا یہ دورہ قریباً ایک ماہ جاری رہے گا بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ آپ ایران کا دورہ مکمل کرنے کے بعد استنبول پہنچ چکے ہیں۔ اور آج کل ترکی کا دورہ فرما رہے ہیں۔

احباب جماعت ان ایام میں خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں محترم صاحبزادہ صاحب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور جس اہم اور عظیم الشان دینی مقصد کے پیش نظر آپ یہ دورہ فرما رہے ہیں۔ اسے بہ تمام و کمال پورا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

۴۔ مجلس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی واپسی تک کے لئے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کو قائم مقام صدر انصار اللہ نامزد فرمایا ہے۔

۵۔ یکم جولائی تک کی وصولی کی رپورٹ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں انشاء اللہ ۶ر جولائی کو بروز اتوار دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے پیش کی جائے گی۔ جملہ امراء کرام و سیکرٹریان فاؤنڈیشن کی خدمت میں درخواست ہے کہ یکم جولائی تک جس قدر وصولی ہو جائے اس کی مکمل اور مفصل رپورٹ فوری طور پر دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں بھجوا دیں۔

خدا تعالیٰ نے چاہا تو ارادہ ہے کہ ایک خصوصی تقریب میں علاوہ مجموعی رپورٹ کے وعدہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کرنے والے احباب کے لئے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جائے اور جملہ حاضرین اس دعا میں شامل ہو کر شدت محبت کے ساتھ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کی یادگار قائم ہونے والے تنذیر سو فیصدی وعدہ پورا کرنے والے احباب و خواتین اور عزیزوں کے لئے خاص دعا کریں۔ (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے ملاقات کے متعلق ضروری اعلان

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مری سے مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے ملاقات صرف اتوار کے روز ۹ بجے صبح سے ۱ بجے قبل دوپہر تک ہوا کرے گی۔ احباب اس امر کا خاص خیال رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ کی ڈاک کا پتہ

حضور ایدہ اللہ کی ڈاک کا پتہ درج ذیل ہے:۔

معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب سنی بنک۔
مری

۶۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ بشرط اجازت ان شاء اللہ العزیز مجلس انصار اللہ کا چودھواں مرکزی سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ مورخہ ۲۴-۲۵-۲۶ر اخاء ۱۳۴۸ ہجری شمسی مطابق ۲۴، ۲۵، ۲۶ر اکتوبر ۱۹۶۹ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ مجالس کو چاہئے کہ ابھی سے اس اجتماع میں شمولیت کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ حضور کے تازہ فیصلہ کے مطابق زعماء / زعماء اعلیٰ، ناظمین اور ناظمین اعلیٰ کی حاضری اجتماع میں ضروری ہوگی۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

۷۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد ۱۴ر احسان کو مغربی پاکستان کی بعض جماعت ہائے احمدیہ کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں مکرم بشیر احمد صاحب سیال انسپکٹر اصلاح و ارشاد بھی اس دورہ میں آپ کے ہمراہ ہیں۔ ربوہ سے آپ کراچی تشریف لے گئے تھے جہاں اپنے قیام کے دوران آپ نے ۱۵ر احسان کو جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام منعقدہ جلسۂ سیرت النبیؐ میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ پر تقریر کی۔ ۲۴ر احسان کو آپ نے کراچی سے حیدر آباد اور کنری کے لئے روانہ ہونا تھا۔ آپ ان مقامات کے علاوہ کوئٹہ، سکھر، شکار پور، ملتان، ساہیوال، اوکاڑہ اور لاہور کی جماعتوں کا بھی دورہ فرمائیں گے۔

حضرت مرزا حسام الدین صاحب لکھنوی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

یہ خبر افسوس کے ساتھ سُنی جائے گی کہ حضرت مرزا حسام الدین صاحب لکھنوی جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی جماعت میں سے ہونے کی سعادت حاصل تھی ۲۳ ماہ حال دوشنبہ کی رات کو بعمر ۹۲ سال رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اگلے روز گیارہ بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور افسران صیغہ جات و کارکنان اور دیگر احباب کثرت سے شامل ہوئے اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں قطعہ خاص صحابہ میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر امیر مقامی مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ مرحوم مہمان خانہ حضرت مسیح موعودؑ میں مقیم تھے۔

احمد خان نسیم
(ڈپٹی ... ناظر اصلاح و ارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴